باب : 12

تخریب پسند

”اس سےبڑامجمعےکو پیچھے لگانے والا آج تک کوئی منتخب نہیں ہوا۔“

جو ناتھن دیکھنے کے لیے مڑا تو اسے ایک گھر کی دہلیز پر درمیانی عمر کا ایک آدمی کہنی پر سر رکھے پاؤں پھیلائے لیٹا نظر آیا۔ اس کا پتلے سے حاشیے والا ہیٹ پیچھے کو ڈھلکا ہو ا تھا اور اس کا سیاہ تھری پیس سوٹ میلا کچیلا بھی تھا اوربدبو دار بھی۔ اس کی پینٹ کے گھٹنوں پرلگے پیوند بھی گھسنا شروع ہو گئے تھے۔ اس کے چہرے پر کالی چٹی خشخشی داڑھی اُگ آئی تھی جس سے پتہ چلتا تھا کہ اس نے کئی دن سے شیو نہیں کی ہے ۔ ایک ہاتھ میں ایک بوتل تھی جو بالکل خالی تھی اور اب زیادہ تر اسے دیوار کے مقابل سہارا دینے کے کام آتی تھی ۔

”میں نےتوٹویڈجیسا کبھی کوئی نہیں دیکھا۔ “اس نے اونگھتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔” وہی تو مجمعےمیں ہلچل پیدا کرسکتی ہے۔“

جوناتھن سُننے کے لیے اس کے قریب آگیا، لیکن اسے یقین نہیں آتا تھا کہ وہ اس آوارہ گرد کا دل بڑھانا چاہتا ہے۔ سچ تو یہ تھا کہ اس معززمست ملنگ کو ایک ایسی کہانی دوبارہ سنانے کے لیے کسی قسم کی حوصلہ افزائی کی ضرورت نہیں تھی جسے وہ غالباً درجنوں مرتبہ خود کوسنا چکاتھا۔”اس کی جوشیلی تقریرسُننے کے بعد مجمع تو غصے سے بھرا ہوا تھا، “اس نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا ۔” پھر ایک بچے،ننھے رگوجونیئر نے وہاں کھڑکی پر ایک پتھر کھینچ مارا۔ جب شیشہ ٹوٹ کر گرا تو مجمعے پر سکوت چھا گیا۔ یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں ہوا تھا۔ انہیں معلوم تھا چیزوں کو توڑنا پھوڑنا غلط ہے، لیکن وہ جوش میں تھے۔“

مست ملنگ کواب احساس ہو گیا تھا کہ یہ نوجوان اسی کی بات پر کان لگائے ہے۔ اس نے کھنکار کر گلا صاف کیا اور پھر بولنے لگا،” پھر ٹویڈ جو ان کے بیچوں بیچ تھی، کہنے لگی کہ رکو نے لوگوں کے لیے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے ۔وہ کہنے لگی ان سب کو

لڑکے کا احسان مند ہونا چاہیے۔ اس نے کہا کہ فیکٹری کے مالک کو اب شیشہ ساز سے نئے شیشے خریدنے پڑیں گے۔ مجمعے میں ہر شخص اسی کی بات سن رہا تھا۔ انہیں پتھر برسانے کے لیے بس ایک اشارہ چاہیے تھا۔ ٹویڈ انہیں کہتی ہے،' ٹھیک ہے، آگے بڑھو! سب کے سب۔ ۔ ۔(کھنکار)۔ ۔ ۔پتھر اورہر ٹوٹے شیشے سے، شیشہ ساز کو ایک نئے شیشے کا آرڈر ملے گا، محنت کش کے لیے ایک نئی نوکری پیدا ہو گی، اور اوزاروں کے لیے نئی طلب ۔ یوں ہر محنت کش کو اور زیادہ قائن ملیں گے جس سے وہ اپنے بچوں کے لیے شوز خریدیں گے۔ اس طرح جوتا سازوں کے لیےاور کام پیدا ہو گا اور جوتا سازوں کو چمڑے،اس کی سلائی پر پیسہ خرچنا پڑے گا،اوراسی طرح یہ کا م آگے بڑھے گا۔"

وہ آدمی دوہرا ہو گیا اورکسی بیمار جانور کی طرح کچھ دیر خُرخُرکرتا رہا۔ اپنی اصلی حالت میں واپس آکراس نےایک گہرا سانس لیااوردوسری جانب لڑھک گیا ۔ تب چوہو، کہیں سے آن پہنچا اورمست ملنگ کےبازوسےلگ کر ہلنے لگا تاکہ وہ بھی اسے پیارسےسہلائے۔

بلے پر ہاتھ پھیرتے ہوئےمست ملنگ خو د بخود ہنسنے لگا۔

"انھوں نے رکو کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا۔ انھوں نے اس قابلِ فخر بچے کو شاباش دی اوراس کی پیروی کرتے ہوئے اورپتھر برسائے۔ صبح تک اس بلاک میں کوئی بھی کھڑکی صحیح سلامت نہ تھی۔ انھوں نے باقی شہر کا بھی یہی حال کرنا تھا۔ پروہ آئندہ تباہی کے لیے اپنی توانائی کوبچائےرکھنا چاہتےتھے۔"آدمی کو سانس لینےمیں مشکل پیش آ رہی تھی۔ وہ اسے بحال کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

مست ملنگ بولتے بولتے دوہرا ہو جاتا۔ ایک جملہ بھی مکمل نہ ہوتا کہ وہ بے حال ہو جاتا۔ ہر چند الفاظ کےساتھ اس کا لرزتا ہوا سر پیچھے کو ڈھلک جاتا اور پھر آگے لڑھک آتا۔ تھوڑی سی کوشش کرکےاس نےاپنی آنکھیں کھولیں،وہ آہستہ آہستہ بول رہا تھا،"وہ صرف خرچ ہونا دیکھتےہیں،لیکن جونظر نہیں آتا اسے نظرانداز کردیتے ہیں۔ ان ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں کی جگہ نئی کھڑکیاں لگانےکےبجائے ۔ ۔ ۔نئی چیزیں تخلیق کرنے کے لیے ۔ ۔ ۔(کھنکار) ۔ ۔ ۔کتنا کچھ کیا جا سکتا ہے؟"